بسم اللہ الرحمن الرحیم
ھو الحی
ھو العزیز
ھو المرشد
نظروں میں سمائے ہیں انوار جہانگیری ۹ اللہ دکھائے پھر دربار جہانگیری
زیارتِ دربار شریف
یعنی
سفرنامہ
حضور محبوب الاولیاء
حضرت خواجہ صوفی لیاقت حسین شاہ عرف منّے میاں صاحب قبلہ مدظلہ العالی
سجادہ نشین درگاہ معلی مرشد نگر بھینسوڑی شریف رامپور یوپی، الہند
ترتیب
حضرت علامہ مولانا قاری صوفی ڈاکٹر محمد اسلم شاہ لکھنوی رزاقی حسنی
پیشکش
محب الفقراء صوفی سید محمد معین کاظمی نوابی لیاقتی جہانگیری دہلوی
Optimized by www.ImageOptimizer.net

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ھو المرشد

ھو الحی — ھو الغنی

ھو الرحمٰن — ھو الحسن

نظروں میں سمائے ہیں انوارِ جہانگیری
اللہ دکھائے پھر دربارِ جہانگیری

زیارتِ دربار شریف

اکثر رہِ مرشد میں ایسا بھی مقام آیا
ہم تھک کے جہاں بیٹھے خود ان کا پیام آیا

یعنی

سفرنامہ

حضور محبوب الاولیاء سند الاصفیا شیخ المشائخ سیدنا و مولانا

حضرت خواجہ صوفی لیاقت حسین شاہ عرف منے میاں صاحب قبلہ مدظلہ العالی

سجادہ نشین درگاہِ معلیٰ حسنی عزیزی، مرشد نگر، قصبہ کھبیوڑی شریف تحصیل ملک ضلع رامپور یوپی، الہند

حسب الارشاد

حضرت صوفی جاوید حسن شاہ لیاقتی عزیزی حسنی جہانگیری نائب سجادہ نشین درگاہ حسنی عزیزی

ترتیب

حضرت علامہ مولانا قاری صوفی ڈاکٹر محمد اسلم شاہ لکھنوی رزاقی حسنی،

پیشکش

محب الفقراء صوفی سید محمد معین کاظمی نوابی لیاقتی جہانگیری دہلوی
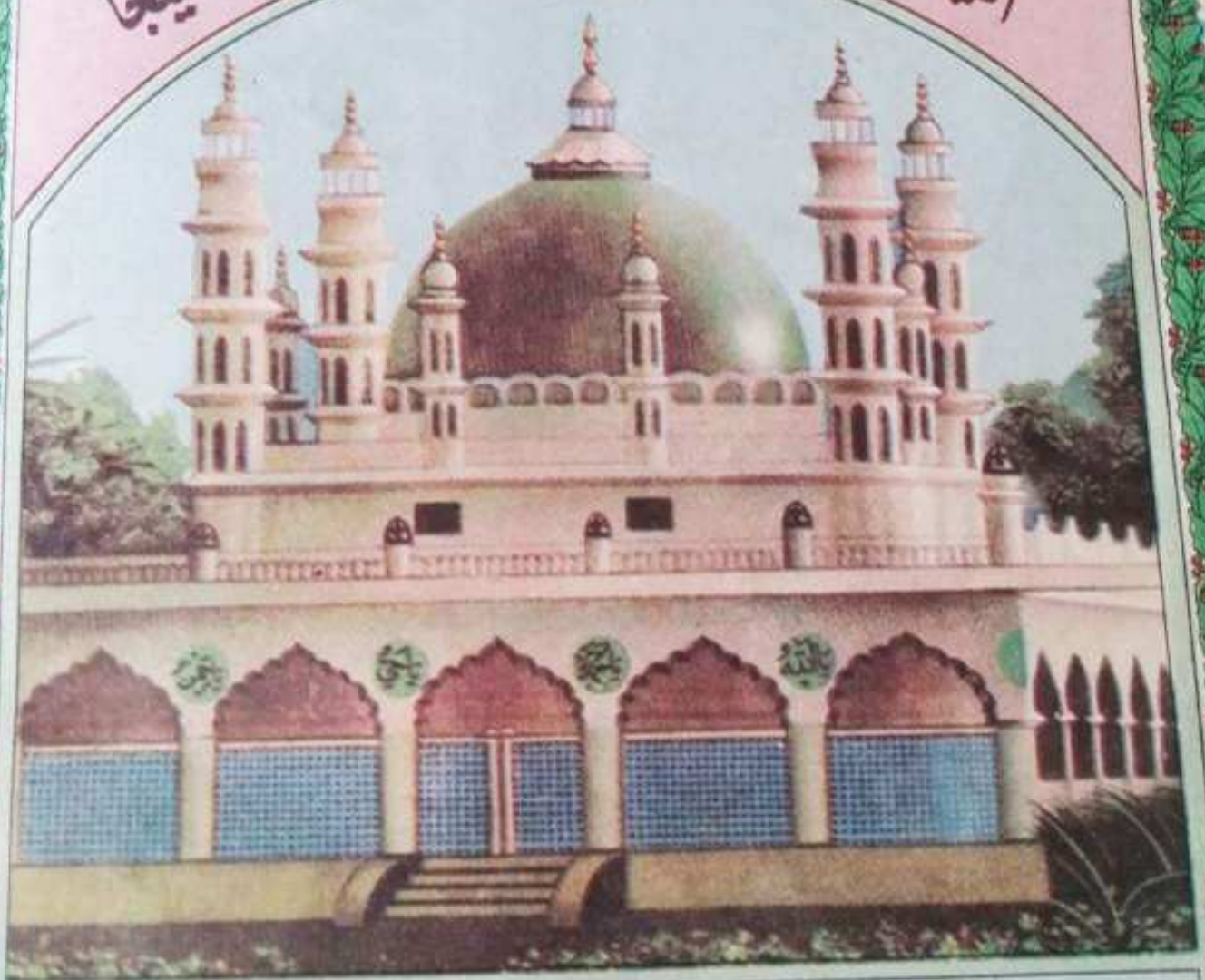
درگاہ شریف شیخ العارفین سیدنا حضرت مولانا محمد مخلص الرحمٰن جہانگیر شاہ
و فخر العارفین حضرت مولانا سید محمد عبد الحیٔ قدس سرہما ۔ چاٹگام ۔ بنگلہ دیش

برکت سایہ فگن فیضانِ ربِ ذو المنن
بہ رحمتِ افزائش بستانِ رنگِ پنجتن

اولیاء را بس توئی محبوب اے جانِ عزیز
من بتو منسوب کردم گلشنِ خواجہ حسن

درگاہ سلطان الاولیاء حضرت خواجہ صوفی محمد حسن شاہ رحمۃ اللہ علیہ مرشد نگر بھینسوڑی شریف ملک رامپور۔

محبوب الاولیاء
حضرت خواجہ صوفی
لیاقت حسین شاہ
عرف منے میاں صاحب
قبلہ مدظلہ العالی

مرکزِ ولایت
دربار شریف
مرزا کھیل
میں

پیشکش

پیرزادہ صوفی جاوید حسن شاہ لیاقتی، عزیزی، حسنی، جہانگیری

نائب سجادہ نشین درگاہ معلی حسنی عزیزی، مرشد نگر، بھینسوڑی شریف تحصیل ملک ضلع رامپور (یوپی) الہند

از

نقیبُ العارفین۔ رزاقی میاں۔ حضرت علامہ مولانا ڈاکٹر حافظ قاری صوفی محمد قاسم الرضا شاہ صاحب قبلہ حسنی جہانگیری (خاکی) بیسل پوری پیلی بھیتی مدظلہ العالی سجادہ نشین دربار محبوبُ العارفین۔ و ڈائرکٹر روحانی دائرۃ المعارف خانقاہِ رزاقیہ حسنیہ ابوالعلائیہ جہانگیریہ صوفی نگر۔ محلہ قصابان۔ پیلی بھیت شریف۔ یوپی

مفکرِ اسلام، سیاحِ عرب و عجم، صاحبِ قلم، مولانا قاری ڈاکٹر صوفی

محمد اسلم شاہ لکھنوی رزاقی حسنی قادری

چشتی ابوالعلائی جہانگیری

ڈائریکٹر "دائرۃ العرفان" ایڈیٹر۔ اخبار "تنبیہ"

۷۹۔ ڈی۔ عیش باغ، ماسٹر کنہیا لال روڈ، شہر لکھنؤ یوپی۔ الہند

مختصر تعارف دربار شریف

سلسلۂ عالیہ جہانگیریہ کے مرکزِ عقیدت کا نام دربار شریف ہے جو بمقام مرزا کھیل، تحصیل ستکنیاں ضلع چاٹگام (بنگلہ دیش) میں واقع ہے۔
وجودی طور پر اس دربار شریف کے سربراہِ اعلیٰ جہانگیرِ اول حضور شیخ العارفین مفیدُ الاولیاء، حضرت علّامہ مولانا مولوی مفتی خواجہ سیّدنا محمد مخلص الرحمٰن شاہ امدادی منعمی ابو العلائی نقشبندی قادری سہروردی چشتی قلندری فردوسی اسلام آبادی ساداتِ فاطمی قدس سرہٗ العزیز نور اللہ مرقدہٗ ہیں۔

لقب جہانگیریت کا عروج

آپ کے پیر و مرشد حضور غوث العالم شہنشاہِ ولایت حضرت علّامہ مولانا خواجہ سیّد محمد امداد علی شاہ منعمی مہدوی بھاگلپوری قدس سرہٗ نے باشارۂ غیبی آپ کو جہانگیر شاہ کا لقب عنایت فرما کر جہانگیری سلسلے کی بنیاد رکھتے ہوئے ارشاد فرمایا تھا، کہ ابھی تک تو تمام سلاسل اپنے اپنے کاموں کی وجہ اپنے اپنے ناموں سے مشہور ہوئے۔

لیکن اب ہمارے سلسلۂ عالیہ قادریہ چشتیہ قلندریہ فردوسیہ ابو العلائیہ منعمیہ مہدویہ کا جہانگیری نام سے عروج ہوگا۔

چنانچہ جیسا حضور غوث العالم قدس سرہٗ العزیز نے ارشاد فرمایا تھا، ویسا ہی ظہور پذیر بھی ہوا۔

مزۂ وحدت پاتے ہیں مریدانِ جہانگیری ؞ جدھر دیکھو نظر آتے دیوانِ جہانگیری
محبِ مُصطفےٰ اصحابِ اہلبیت کا شیدا ؞ خدا والا بناتے ہیں فقیرانِ جہانگیری

المختصر یہ کہ حضور شیخ العارفین جہانگیر شاہ قدس سرہٗ کے وصال شریف کے بعد آپ کے لختِ جگر نورِ نظر اور جانشین حضور فخر العارفین حضرت علامہ مولانا خواجہ سید محمد عبد الحیٔ شاہ جہانگیرِ ثانی قدس سرہٗ **شہودی** طور پر تمام جہان میں **فیضانِ جہانگیری** کو پہونچانے کے مقتدا بنکر چھا گئے۔ دیگر سلاسل کی طرح **بحمد اللہ** آج تمام جہان میں **سلسلۂ** عالیہ **جہانگیریہ** کو بھی امتیازی مقام حاصل ہے۔

ہوا یہ کہ آپ کی بارگاہ کے تربیت یافتہ **خلفاءِ** کرام ہر ملک کی طرف رواں دواں ہوئے۔ بالخصوص ہندوستان کی طرف بھی آپ کی کرم فرمائی پر **دربار شریف** سے بہت سے حضرات **نسبتِ پاکِ جہانگیری** کے پیکر بنکر مختلف اضلاع کی طرف تشریف لائے اور اس **نعمتِ پاک** سے بندگانِ خدا کو مستفیض فرماتے رہے۔

جہانگیریت برصغیر کے آفاق میں

مگر عالمگیر پیمانے پر جس قدر روحانی کام حضور افضل المجاہدین اسدِ جہانگیر حضرت سیدنا خواجہ صوفی **محمد نبی رضا** شاہ بھینسوڑوی ثُمَّ لکھنوی قدس سرہٗ العزیز کے بعد آپ کے جانشین حضور **سلطان العاشقین** بدر الاولیاء حضرت علامہ سیدنا خواجہ صوفی **محمد عنایت حسن شاہ** جہانگیری بھینسوڑوی قدس سرہٗ کے **خلیفۂ اعظم** امام المرشدین حضور **سلطان الاولیاء** سیدنا

حضرت خواجہ صوفی محمد حسن شاہ جہانگیری بھینسوڑوی قدس سرہٗ کی ذات والاصفات سے ہو وہ اپنی مثال آپ ہے۔ چنانچہ حضور فخرُ العارفین قدس سرہٗ نے اپنی سیر مبارکہ میں جس "آفتاب جہانگیری سے متعلق پیشگوئی فرمائی ہے۔ حقیقت میں طریقت کے وہ آفتاب آپ ہیں۔ دنیا میں جدھر بھی جائیں گے آپ کو حضور سلطانُ الاولیاء قدس سرہٗ کے تربیت یافتہ خلفاء کرام کے ذریعہ حسنی جہانگیری لباس صوفیانہ زیب تن کئے ہوئے۔ یا صرف تاج حسنی جہانگیری اوڑھے ہوئے غلام نظر آئیں گے۔ یہاں پر یہ شعر مناسب معلوم ہوتا ہے کہ ؎

می زیبدت اگر بہ فقیر عطا کنی
اورنگِ پادشاہی و تاج ابوالعلائی

مرکزِ جہانگیریت بھینسوڑی شریف میں

یہی وہ حقیقت ہے کہ جس کی وجہ سے ہندوستان میں مُرشد نگر بھینسوڑی شریف ابوالعلائی جہانگیری کا عہد حاضر میں وہ روحانی مرکز ہے جس کو تبلیغی اعتبار سے انفرادی مقام حاصل ہے۔

حسنی دعوت کا اُسلوب

آپ کے طریقۂ تبلیغ میں اخلاقِ محمدی کا سراپا نظر آتا ہے کہ سخاوت، مروّت، خیر خواہی، ہمدردی، ملنساری، عاجزی، انکساری کے ساتھ ساتھ مساواتِ اسلامی کے آپ داعی تھے۔

غمخواری و غمگساری

بلا امتیاز مذہب و ملت آپ ہر ایک طبقے کے غمخوار اور غمگسار بن کر بندگانِ خدا کے قلوب پر حکمرانی کرتے تھے۔ اور یہی عالم آپ کے صاحبِ نسبت خلفاء کرام اور بالخصوص آپ کے ہمشیر زادہ اور جانشین حقیقی شہیدِ ملت حضور عزیز الاولیاء سیدنا خواجہ صوفی عبدالعزیز شاہ حسنی جہانگیری بھینسوڑوی قدس سرہٗ کا تھا۔

عزیز الاولیاء اور نسبت کاملہ

میری اس گفتگو کی شہادت کے لئے آج بھی حسنی عزیزی غلاموں کا ایک بہت بڑا حلقہ موجود ہے۔ جن میں بہت سے حضرات ایسے بھی ہیں کہ جو صاحبِ دل اور صاحبِ نظر بھی ہیں۔ میں نے ایسے ہی حضرات کی زبانی خود اپنے کانوں سے سنا ہے کہ حضور عزیز الاولیاء قدس سرہٗ کو بھرپور نسبت حاصل تھی۔

عزیز الاولیاء نسبت حسنیہ کے تکمیل کار

یہی وجہ ہے کہ زیادہ تر غلامانِ حسنی جہانگیری حضور عزیز الاولیاء قدس سرہٗ کی اک لمحہ کے لئے توجہ عینی فرمانے پر اس نعمتِ عظمیٰ کی حقیقت سے روشناس ہوئے۔ اور بہت سے حسنی جہانگیری غلام ایسے بھی تھے کہ جن کے اندر معمولی قسم کا اپنے مرشد سے لگاؤ یا تعلق تھا۔ مگر واہ رے جانشینِ سلطان الاولیاء آپ کی عنایت و مہربانی پر وہ لوگ بھی اپنے مقصود میں تکمیل کی منزل تک فائز المرام ہوئے۔ کہ جن کی طبعی صلاحیت اس مرحلے کو طے کرنے میں پوری طرح معاون نہیں ہو سکتی تھی۔

محبوب الاولیاء اور عام قبولیت و مرجعیت

آپ کے عہد جانشینی کے بعد آپ کے خلف اکبر حضور محبوب الاولیاء شیخ المشائخ سیدنا حضرت خواجہ صوفی لیاقت حسین شاہ عرف منے میاں قبلہ دامت برکاتہم القدسیہ آپ کے جانشین حقیقی اور سجادہ نشین ہیں۔ پروردگار عالم نے آپ کے اندر حسنی عزیزی جہانگیری نسبت کو اس طرح منتقل فرمایا ہے کہ دونوں دور کے مریدین ہوں یا معتقدین، مخلصین ہوں یا محبین، خلفاء کرام ہوں یا مشائخ انام، صوفیاء عظام ہوں یا علماء ذی احترام، شعراء خوش کلام ہوں یا سجادگان، پیرزادگان ہوں یا مخدومین، ان کا تعلق سلسلۂ عالیہ جہانگیریہ ابوالعلائیہ سے ہو یا کسی دوسرے سلاسل سے وقتی طور پر ہو یا دائمی، خواہ وہ کسی مکتب فکر سے متعلق ہوں، آپ سبھی کے قدرداں ہوتے ہیں۔ ہر آنے والے کے لئے اخلاق محمدی کا اک بہترین نمونہ بن جاتے ہیں۔ سبھی سے بے لوث محبت کرتے ہیں۔ اور اگر کسی کو متفکر و پریشان دیکھتے ہیں تو اس کے لئے صمیم قلب سے دعاگو ہوتے ہیں، اس موقعہ پر اہل اللہ کی پاکیزہ زندگی سامنے آجاتی ہے۔ اکثر آپ یہ شعر پڑھتے ہیں کہ ؎

ان کا جو کام ہے وہ اہل سیاست جانیں
میرا پیغام محبت ہے جہاں تک پہونچے

محبوب الاولیاء، تصرف حسنی و عزیزی کا مظہر کامل

آپ بلاشبہ حضور عزیز الاولیاء قدس سرہٗ کے حقیقی جانشین اور حضور سلطان الاولیاء قدس سرہٗ کے مسند نشین ہیں۔ آپ نے

اس سلسلۂ عالیہ کے نظام کو اپنے ہاتھوں میں لینے کے بعد جس خلوص اور دلجمعی کے ساتھ انجام دیا ہے وہ حقیقت میں ان دونوں بزرگوں کا ہی تصرف ہے۔ تبلیغی کاموں کے علاوہ آپ نے تعمیرات کی طرف سجادہ نشینی کے کچھ عرصہ کے بعد خصوصی توجہ فرمانی شروع کر دی تھی۔ نامکمل خانقاہوں کی تعمیر و تکمیل کے علاوہ خود بھی مزید خانقاہوں کا انعقاد شروع کر دیا تھا۔

سلسلے کی وسعتیں

حتیٰ کہ آج مرشد نگر بھینسوڑی شریف کے تعمیری کاموں کے علاوہ خانقاہِ جہانگیری حسنی عزیزی پیلی بھیت شریف، خانقاہ جہانگیری حسنی عزیزی بھکاری پور ضلع پیلی بھیت۔ خانقاہِ جہانگیری حسنی عزیزی گہلوئیاں ضلع پیلی بھیت ۔ خانقاہ جہانگیری حسنی عزیزی، کھجریا ضلع لکھیم پور کھیری ۔ خانقاہِ جہانگیری حسنی عزیزی بھیرا ضِلع لکھیم پور کھیری ۔ خانقاہ جہانگیری حسنی عزیزی پلیا ضلع لکھیم پور کھیری۔ خانقاہِ جہانگیری حسنی عزیزی فرید پور ضلع بریلی شریف ۔ خانقاہِ جہانگیری حسنی عزیزی مجھوا ضلع بریلی۔ خانقاہِ جہانگیری حسنی عزیزی جنگ تیرا ضِلع بریلی۔ خانقاہ جہانگیری حسنی عزیزی سعد اللہ پور شہر کانپور ۔ خانقاہ صابری جہانگیری حسنی عزیزی پیرانِ کلیر شریف ضلع ہردوار۔ خانقاہ جہانگیری حسنی عزیزی سرخیز ضلع احمد آباد (گجرات) ۔ خانقاہ حسنی عزیزی موسومہ محفل خانہ جہانگیریہ چھوٹا سونا پور مولانا شوکت علی روڈ شہر بمبئی (مہاراشٹر) کی تکمیل فرما دی ہے ۔ اور کہیں یہ تعمیری سلسلہ آج بھی جاری و ساری ہے۔

لوحِ شجراتِ طیبات

بتاریخ ۶ر شوّال المکرم ۱۴۱۷ھ کو سلسلہ عالیہ جہانگیریہ کے شجراتِ مبارکہ کو محبّ الفقراء جناب صوفی سید محمد معین میاں کاظمی نوابی لیاقتی جہانگیری دہلوی کے ذریعہ عمدہ عمدہ قسم کے سفید

سنگِ مرمر پر کندہ کراکے سنگِ سیاہ سے اس مبارک و مسعود کام کو آراستہ کرکے درگاہِ معلیٰ حسنی عزیزی مرشد نگر بھینسوڑی شریف میں جانبِ شرق نصب کرایا جو تھوڑی سی دیر میں تمام پیرانِ عظام کے شجراتی تسلسل کا مشاہدہ کرانے میں مددگار ثابت ہوتا ہے۔

علمی سرگرمیاں

ان کارہائے نمایاں کے علاوہ آپ نے تحریری کاموں کی اشاعت کی طرف بھی غیر معمولی توجہ فرمائی ہے چنانچہ آپ کی منشاء و ایما کے مطابق اشغال و اذکار پر نایاب کتاب بنام "مثنوی گنج راز" ترجمہ "کلید اعجاز" کے علاوہ حضور سلطان الاولیاء قدس سرہٗ کی سوانح عمری شریف بنام "نگارِ یزداں" کی اشاعت کا اہم اور عظیم کام انجام پذیر ہوا۔ اس کے علاوہ "حسنی عزیزی کلینڈر" نقشِ قادری ابو العلائی، حضور پاک کا خط، اقوالِ زریں فرموداتِ حضور خواجہ غریب نواز، ہورڈی، اسٹیکرس، اور مختلف قسم کے طغرے۔ نقوش و دیگر مضامین وغیرہ پوسٹروں کی شکل میں چھپوا کر مختلف زبانوں میں فی سبیل اللہ تقسیم کرنے کا سلسلہ بھی جاری فرمایا۔ یہ سب کام اپنی جگہ ہیں اس کے علاوہ خانقاہی تربیت و تعلیمات سے آراستہ اور پیراستہ خلفاء کرام کا ایک بہت بڑا حلقہ دنیا کے مختلف شہروں کی طرف روانہ فرماکر تبلیغی کام کو ترقی دلانے کا جو کام انجام دیا ہے وہ بھی لائقِ صد ستائش ہے۔

چلہ کشی تربیت کا بنیادی عمل

آپ نے حسنی اور عزیزی خلفاء کرام کے مشورے پر حضرت الحاج صوفی احمد حسن شاہ حسنی عزیزی جہانگیری مدنی علیہ الرحمۃ بمبئی کی نگرانی میں "نشستِ اربعین" کا خصوصی چلہ بتاریخ ۲۳ ذی الحجہ ۱۴۰۰ھ مطابق ۲ نومبر ۱۹۸۰ء بروز اتوار کو درگاہ حسنی کے جنوب میں حجرہ ۲۸ میں شروع کیا تھا۔ اور یکم صفر ۱۴۰۱ھ مطابق ۱۱ دسمبر ۱۹۸۰ء

بروز جمعرات کو پورا کر کے اپنے پیرانِ عظام کی سُنّت کو زندہ کیا جو ہم غلامانِ سلسلہ کی آخرت کے لئے سرمایہ نجات ہے۔ اسی طرح آپ کی ہمہ گیر کارکردگی تمام اہلِ محبّت کے لئے لائق صد افتخار ہے۔

حضور محبوب الاولیاء۔ اُسوۂ نبوی و صالحین کا مُرقع

عہدِ حاضر میں آپ محبوب الاولیاء کے مبارک لقب سے جانے اور پہچانے جاتے ہیں۔ لاکھوں لاکھ غلامانِ حسنی عزیزی کے درمیان آپ اپنے دور کے شیخِ طریقت اور مرشدِ برحق ہونے کے باوجود اسوۂ نبوی اور صالحین کی مطابقت میں مساوات، کسرِ نفسی، ایثار، وسعتِ قلبی اور اعلیٰ ظرفی کے علمبردار ہیں۔

اُولٰئِكَ مَوْلَائِیْ فَجِئْنِیْ بِمِثْلِهِمْ
اِذَا جَمَعَتْنَا یَا جَرِیْرُ الْمَجَامِعُ

ترجمہ:۔ یہ ہمارے آقا ہیں، ان کے جیسا لاکر تو دکھاؤ چاہے بڑے زبردست اجتماع کے موقع پر سہی اے جریر۔

دُعا ہے کہ پروردگار عالم ہمارے پیرانِ عظام کے اس روحانی نظام کے دیکھنے والے رہنما کی تمام آرزوؤں اور تمناؤں کو پورا فرما کر عمر میں برکت فرمائے اور ان کے سایۂ عاطفت کو غلامانِ سلسلہ پر تادیر قائم و دائم رکھے۔ آمین۔ بجاہِ حبیبكَ الكریم علیهِ التحیة والتسلیم

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

محبوب الاولیاء اور سلسلۂ عالیہ تاریخ کے آئینے میں

منم محو خیالِ او، نمی دانم کجا رفتم
شدم غرق وصالِ او، نمی دانم کجا رفتم

تخلیقِ آدم کے ساتھ ہی ساتھ بنی آدم کی قلبی تطہیر باہمی تعاون اور رب شناسی کا نظام حضرت آدم علیہ السلام کی نبوت کی شکل میں بمنشائے خلاقِ کائنات قائم ہوا۔

جو انسانی معاشرے کی مختلف ارتقائی منازل میں حضرت شیثؑ و نوحؑ، یعقوبؑ و یوسفؑ، داؤدؑ و سلیمانؑ، یحییٰؑ و موسیٰؑ، ابراہیمؑ و اسمٰعیلؑ، اسحاقؑ و عیسیٰؑ علیہم السلام کے مقدس ہاتھوں اپنے مقاصد کی تکمیل کرتا رہا۔

لیکن عالمی سطح پر رب شناسی کا معاشرتی اعتدال پر مبنی نظام کامل لیکر جب نبی خمم المرسلین حضور محمد مصطفےٰ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلّم تشریف لائے تو تمام انبیاءِ سابقین علیہم السلام کی نبوتوں کی توثیق کر دی گئی اور ساتھ ہی ساتھ انسانی سماج کو دنیا اور آخرت کے لئے ایک قطعی راہ یعنی شریعت اور جادۂ تزکیہ، یعنی طریقت کا اُسوہ عطا فرمایا گیا، اور یہ صرف زبانی ہی نہیں بلکہ ۲۳ سال کی عظیم جدوجہد اور بے شمار قربانیوں کے ساتھ ساتھ وحیِ ربانی کی نگرانی میں ایک بہت بڑا انسانی گروہ، یعنی صحابۂ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کی شکل میں قیامت تک کے لئے اُسوۂ نبوت بنا کر انسانی معاشرے کے لئے بطورِ حوالہ اور مرجع تیار کر دیا۔ جنکی زندگی حیاتِ مصطفوی سے متعلق، تعلیمات

اور افکارِ نبوّت کی ترجمانی پر مبنی کامل ترین پرتو ہے۔

لہٰذا اب قیامت تک یہی حضرات صحابۂ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین سارے انسانی سماج کے لئے مشعلِ راہ اور آسمانِ نبوّت کے تابندہ ستارے ہیں، جنکی سیرت کی روشنی ہی فیوض نبوت سے ہمکنار ہونے کا واحد ذریعہ ہے۔

چنانچہ:۔ ولایت و طریقت اس مقدس و مطہر جماعت صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے فیوض اور ان نفوسِ قدسیہ کے انوار و برکات سے مستفیض ہونے اور خلقِ خدا کو اس کی ترغیب و تعلیم دینے کا اصل نام اور کام ہے۔ یہی وجہ ہے کہ اولیائے کرام قدس اسرارہم کا ہر سلسلہ افضل ترین صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم میں سے کسی ایک سے وابستہ ہے۔ اور ہر سلسلے میں تمام صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم کی انفرادی خصوصیات و سیرت کی نمائندگی بھی واضح طور پر ملتی ہے۔

اولیائے کرام قدس اسرارہم کا کوئی بھی شجرہ اٹھاکر دیکھ لیجئے اس کے کسی نہ کسی خانہ میں حضرت عبداللہ بن عمر، عبداللہ بن مسعود، اُبی بن کعب معاذ بن جبل، زید بن ثابت، عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہم و اُمّ المومنین حضرت عائشہ صدیقہ، و حضرت اُمّ سلمہ رضی اللہ عنہن کے وارث اور علمی ذہانت کے نمائندے اور ان کی فضیلتوں کے مسندِ نشین جلوہ افروز ملیں گے۔

جیسے حضور غوث الاولیا، رئیس الاتقیا و الاقطاب سیدنا مولانا شیخ سید عبدالقادر جیلانی بغدادی، حضور امام ربّانی مجدّد الف ثانی سیدنا شیخ احمد فاروقی سرہندی، رئیس المحدثین حضرت سیدنا شیخ عبدالحق محدّث دہلوی قدس اسرارہم ان صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم کے علمی منصب کے وارث اور ان کی امانتوں کے حامل نظر آتے ہیں۔

اسی طرح حضرت جابر بن عبداللہ، انس بن مالک، ابوسعید خدری،

عبادہ بن صامت، براء بن عازب، ابوموسیٰ اشعری، ابوہریرہ وغیرہ رضی اللہ عنہم سیکڑوں صحابۂ کرام جو احکام و روایات کے راوی ہیں انھیں کی نمائندگی کرنے والوں میں جہانگیرِ ولایت امدادیہ پاسبانِ طریقت، عالمِ ربّانی مفید الاولیاء حضور شیخ العارفین سیدنا مولانا سید مخلص الرحمٰن شاہ جہانگیر اول و امام الواصلین قطبِ عالم حضور فخر العارفین سیدنا مولانا خواجہ سید محمد عبد الحیٔ شاہ جہانگیرِ ثانی و تاجدارِ سلسلۂ جہانگیریہ حضور شمس العارفین قطب عالم شاہ جہانگیر ثالث سیدنا مولانا خواجہ سید مخصوص الرحمٰن شاہ المعروف بہ طٰہٰ میاں سرکار قدس اسرارہم، اسی طرح خواجہ عبد السلام کشمیری، رأس الاولیاء سید علی ہجویری لاہوری، مرشدِ سلطان الہند سیدنا خواجہ عثمان ہارونی، شاہِ جہانِ سلسلۂ نقشبندیہ سیدنا خواجہ ابوالحسن خرقانی، کلیدِ سلسلۂ فردوسیہ سیدنا شیخ شرف الدین احمد یحییٰ منیری رحمۃ اللہ علیہم اجمعین جیسے سیکڑوں اولیاء کرام ملیں گے۔

اسی طرح یاد کیجئے ستّر صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم پر مشتمل اصحابِ صُفّہ کی اس جماعت کو کہ جن کے پاس سر رکھنے کے لئے مسجد نبوی کے ایک چبوترے کے سوا کوئی جگہ نہ تھی، بدن پر کپڑوں کے سوا انکی کوئی ملکیت نہ تھی۔ دن میں لکڑی کاٹ کر لاتے اور اس کو فروخت کر کے کچھ لے آتے، کچھ خود کھاتے، کچھ راہِ خدا میں دیتے اور ساری رات عبادت وطاعت میں گزار دیتے، دنیا سے اس قدر بے نیازی، قناعت، جاں نثاری طاعت گزاری کے نمونے بھی اولیاء کرام قدس اسرارہم میں تلاش کرنے کی ضرورت ہی نہیں؟ ہر سلسلے کے نوّے ۹۰ فی صد سے زیادہ اہلِ طریقت بغیر کسی احساسِ کمتری کے اس نمونۂ صحابیّت کے حقیقی نمائندے نظر آئیں گے۔ حضور اسد اللہ الغالب سیدنا مولا علی بن ابی طالب، سیدنا حضور فاروقِ اعظم عمر بن خطاب رضی اللہ عنہما کی طرح اپنے قاتلوں کو نظر انداز کرنے والے حضور خواجہ نصیر الدین محمود

روشن چراغ دہلوی قدس سرہٗ کی طرح جانشینِ سلطان الاولیاء افلاک ولایت کے سرتاج شہید ملت عزیزالاولیاء حضور سیدنا خواجہ صوفی عبدالعزیز شاہ حسن جہانگیری بھینسوڑوی قدس سرہٗ کی ایک جماعت بھی شجرہائے طریقت میں موجود ہے۔

اسی طرح صحابیٔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم میں حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ کی جرأت مندانہ حق گوئی، حضور سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کی سادگی اور قناعت پسندی کے نمونے تو صوفیاء کرام کے ماضی اور حال اور ان شاء اللہ تعالےٰ مستقبل میں بھی ایک لازمی عنصر اور امتیازی شناخت کی حیثیت رکھتے ہیں۔

سالارِ صحابہ کی دعوتی رزمگاہی کے نمونے تو اموی، عباسی، عثمانی، غزنوی علائی، تغلقی، عہدِ امارت میں واضح طور پر نظر آئیں گے۔ حضور خواجہ شمس الدین ترک پانی پتی قدس سرہٗ جن سے سلسلۂ صابریہ کی پوری کائنات آباد ہے۔ خواجہ محمد ناصر الدین سالارِ عسکری غزنوی جن سے سلطان الہند حضرت سیدنا خواجہ معین الدین حسن سنجری چشتی اجمیری غریب نواز قدس سرہٗ کی سلطنتِ ولایت وطریقت تابندہ اور برِّصغیر کے محسنِ اعظم کے مقام پر فائز ہے۔

اور اگر اسی صف میں حضور فخر العارفین قطب عالم شاہ جہانگیر ثانی سیدنا مولانا خواجہ محمد عبدالحیٔ شاہ چاٹگامی قدس سرہٗ کی روحانی امانتوں کے وارث، رازدارِ معارف سلسلۂ ابوالعلائیہ خلیفہ حضور فخر العارفین افضل المجاہدین حضرت سیدنا خواجہ محمد نبی رضا شاہ اسدِ جہانگیری قدس سرہٗ العزیز کا تذکرہ نہ کروں تو یہ عنوان غیر مکمل رہے گا کہ جنکو ہندوستان میں حضور شیخ العالم سیدنا شیخ احمد عبدالحق صابری ردولوی قدس سرہٗ کی بارگاہ میں قطب اودھ مخدوم العالم سیدنا شاہ محمد مینا چشتی لکھنوی قدس سرہٗ العزیز کے منشاءِ باطنی پر لکھنؤ کی قطبیت اور دربارِ جہانگیری کی خلافت بدست حضور

فخرالعارفین قدس سرہٗ تفویض کی گئی تھی۔ اسی طرح حضرت سمیہ، حضرت عمار، حضرت یاسر، خبیب بن عدی رضی اللہ عنہم اور دیگر شہدا ذی احترام، صحابہ کرام کے نمونے بھی اولیاء کرام کی صف میں کم نہیں ہیں۔ سیدنا خواجہ فریدالدین عطار اور مرزا مظہر جانِ جاناں شہید قدس سرہما اس صف کے ہراول دستہ کے نمایاں نام ہیں۔

وہ صحابہ کرام جو عہدوں کو ٹھکراتے اور بے نفسی کے ساتھ دین متین کی خدمت کرتے۔ اعلائے کلمۃ الحق کے لئے ساری زندگی وقف رکھتے تھے۔ ان کے نمونے بھی حضور سلطان سید محمد مخدوم اشرف سمنانی قدس سرہٗ اور امیر ولایت آگرہ سید العارفین قطب الاقطاب خواجۂ خواجگان سیدنا خواجہ امیر ابوالعلاء احراری نقشبندی چشتی قدس سرہٗ کی شکل میں ایک بڑی تعداد میں سلسلۂ ولایت کو فیوضِ صحابیت سے مستفیض فرمارہے ہیں۔

جماعتِ اولیاء کرام اگر خصوصیاتِ صحابہ رضی اللہ عنہم اور ان کے فیض سے سرشار نہ ہوتی تو افریقہ، برِ صغیر اور کائناتِ عالم کے غرض مند بنی آدم کو جو وحشت، درندگی، بداخلاقی، توہم پرستی کا بری طرح شکار تھی، کی اصلاح اور انھیں اطاعتِ خالق پر آمادہ اور خلق نبوی سے آراستہ کرنے پر کسی طرح قادر نہ ہوسکتی تھی۔ اولیاء کرام کو یہی فیضِ صحابہ ہے کہ انسانی تاریخ میں معاش و سیاست کی وسعتوں سے کہیں سے زیادہ اور ہمہ گیر اولیاء کرام کی دعوت و تبلیغ کی ایک عظیم سلطنت نہ صرف قرناً بعد قرنٍ بلکہ ہر صدی ہر عشرے میں اس پورے وقار، کشش اور رجوعِ خلق کی شان سے قائم رہی ہے۔ یہ سلطنت ملک، صوبہ، حدیہ کہ تعلقہ اور گاؤں کی سرحدوں پر یہ وسعتیں محیط ہیں۔ جو مُردار دنیا کے ہر شجرۂ خبیثہ کو اشجارِ طیبہ کے باغوں کے حصار میں قید

رکھ کر اعلیٰ اخلاق ، نبوی مُروتوں ، تعاون علی الخیر، طاعتِ ربانی اور سیرتِ خیر کی باغبانی کر رہی ہے۔

ان سلاسل میں قادری وسعتوں ، نقشبندی خلوتوں ، سہروردی دلداریوں ، چشتی ہمہ گیریوں کے خمیر سے مرکّب روشن ضمیر سلسلۂ ابوالعلائیہ ہے جس کے معمار محبوب رب جل وعلیٰ سیدنا خواجہ ابوالعلاء احراری نقشبندی چشتی اکبرآبادی قدسّ سرّہٗ ہیں ، جو دورِ اکبری سے آج تک ہند وپاک ، بنگلہ دیش ، برما ، لنکا ، افغانستان ، مشرقی افریقہ ، اور وسطی ایشیا بیں فرغانہ ، نیز تاجکستان میں دین متین کی مشعل روشن اور بلند رکھنے میں نہ صرف کامیاب ہے بلکہ اسلامی و انسانی معاشرہ سازی کا عظیم کارنامہ انجام دے رہا ہے۔

زیرِ نظر سفرنامہ اسی سلسلۂ طریقت کے محبوب الاولیا ، سند الصوفیا حلقۂ ابوالعلائیہ کے زرّیں تاجدار حضرت سیّدنا خواجہ صوفی لیاقت حسین شاہ صاحب قبلہ المعروف بہ حضرت منّے میاں سرکار دامت برکاتہم القدسیہ کے سفرِ چاٹگام کی جزئیات پر مشتمل ہے ۔ حضور محبوب الاولیا ، شہیدِ ملّت حضور عزیز الاولیا سیّدنا خواجہ صوفی عبدالعزیز شاہ حسنی جہانگیری بھینسوڑوی قدس سرّہٗ کے فرزندِ روحانی و جسمانی ہیں ۔ اور امام الولایتِ ہند وپاک حضور سلطان الاولیاء حضرت سیّدنا خواجہ صوفی محمد حسن شاہ جہانگیری بھینسوڑوی قدسّ سرّہٗ کے نبیرۂ ولایت و نسب ہیں ۔ اور حضور سُلطان الاولیاء ہندوستان میں سلسلۂ جہانگیریہ کے نشانِ سیادت قطبُ الکاملین حضور سُلطان العاشقین سیّدنا خواجہ صوفی محمد عنایت حسن شاہ جہانگیری بھینسوڑوی قدس سرّہٗ کے اسرارِ عشق کے محرمِ راز ہیں ۔

سفرنامہ کا ہر موڑ اور ہر مرحلہ بزرگانِ دین کے لئے عموماً اور بزرگانِ سلسلہ

کے لئے خصوصًا جاں نثاری، اطاعت گزاری، پروانہ وار حوالگی، اور حضور محبوب الاولیار کی بے نفسی، سادگی، سرمستی کا مرقع ہے ـــــ نقیب دعوتِ اسلامی منارۂ نور ولایت حضور محبوب الاولیار سیدنا خواجہ صوفی لیاقت حسین شاہ صاحب قبلہ المعروف بہ حضرت منے میاں سرکار دامت برکاتہم القدسیہ سجادہ نشین درگاہِ حسنی عزیزی کی ذاتِ گرامی ہیں توحید کا نور اخلاص کی روح، قربانی کا جذبہ، خدمتِ خلق، بے لوثی، متانت، اللہ تعالیٰ کے بندوں کو ان کے ادیان و مسالک کے اختلاف، رنگ و نسل کے تباین کے باوجود ایک ساتھ سمیٹ کر اپنے دامنِ فیض سے مستفید کرنے کا وہ جذبہ اور صلاحیت و قوت موجود ہے کہ جو آج کے دور میں دُور دُور تک مشکل سے ہی نظر آئے گی۔

اس سفرِ مقدس کے زمرۂ رفقار میں خلیفۂ سلطان الاولیار جناب صوفی میاں جان شاہ صاحب حسنی جہانگیری فرید پوری۔ صوفی سید انصار حسین شاہ صاحب حسنی عرف بتّے میاں فیروز آبادی۔ وخلیفۂ عزیز الاولیار صوفی حاجی محمد یونس شاہ صاحب عزیزی رامپوری۔ اور سفرنامہ کے واقعات کی زبان و تحریر خلیفۂ محبوب الاولیار جج صوفی ثروت علی شاہ لیاقتی کانپوری شامل تھے۔

یہ سفر کیا ہے اوّل سے آخر تک ایک پروانے کی کہانی ہے جو ایک عرصہ سے اپنی شمع سے دور تھا، جس کے دل کو اس کی گرمی تو پہونچ رہی تھی، اس شمع کے نور کو اپنے قلب میں سمیٹے تو تھا۔ اور اس کی پیشانی پر شمع کی روشنی کا پَرتَو تو پڑتا تھا، مگر خود آنکھیں شرفِ زیارت کے لئے بے چین اور بے قرار تھیں۔ مسافر جتنا منزل کی طرف بڑھتا ہے، بے قراری میں لرزش، شوقِ وصال کا خمار، کیفیاتِ دیارِ مرشد کے تصوّر میں فداکاری، جاں نثاری کی تمناؤں میں لطیف انگڑائیاں مسافر کے احوال میں دکھائی دیتی ہیں۔

اسی کیفیت کو کسی سرمست اور صاحب دل شاعر نے اس طرح کہا ہے کہ

بجز مستی و مدہوشی دِگر چیزے نمی دانم

یہی وہ کیفیات و احوال ہیں کہ جن کو اگر رفقاء و مشاہدین اپنی چشم باطن اور دیدۂ دل میں محفوظ کرلیں تو ایمان کی لذت اور احسانِ طریقت کے لطائف سے جی بھر کر تاحیات محفوظ ہوسکیں اور محرمِ رازِ عشق ہوجائیں۔

مسافر منزل پر پہونچکر مقامِ ادب میں داخل ہوجاتا ہے۔ اب نہ اضطراب ہے نہ خمار بس دیارِ مرشد کا پاس ہے۔ خود حوالگی کی کیفیت طاری ہے۔ ملاقات کی درخواست بھی بے ادبی محسوس ہوتی ہے۔ انتظار ہے مکمل سکون ہے۔ مرضیٔ مرشد پر راضی، ایک اشارے پر جان سپاری اور اطاعت کا اظہار ہے ؎ سپردم بتو مایۂ خویش را کا منظر نظر آتا ہے اور کیوں نہ ہو یہ زیارت گاہِ مخزنِ جہانگیریت، بحرِ اسرارِ ابوالعلائیت ہے اور مطمح نظر میں شخصیت ہے۔

حضور تاج العارفین شاہ جہانگیر رابع سیدنا مولانا خواجہ صوفی سید محمد عارف الحیؒ شاہ صاحب قبلہ المعروف بہ حضرت کمال میاں سرکار دامت برکاتہم القدسیہ کی جو آج جہانگیری سطح پر سارے عالمِ ابوالعلائیت کیلئے مرکزی مرجعیت کی حامل ہے۔

جو جانشینِ حقیقی ہیں حضور شمس العارفین شاہ جہانگیر ثالث حضرت علامہ مولانا سیدنا خواجہ صوفی محمد مخصوص الرحمٰن شاہ المعروف بہ طٰہٰ میاں سرکار قدس سرّہٗ کے، اور مسند نشین ہیں حضور فخر العارفین قطب عالم شاہ جہانگیر ثانی سیدنا مولانا خواجہ سید محمد عبدالحیؒ شاہ چاٹگامی قادری سہروردی چشتی

نقشبندی، فردوسی ابوالعلائی و بانئ سلسلۂ جہانگیریہ غوثِ دوراں حضور شیخ العارفین علامہ مولانا مولوی مفتی خواجہ سید محمد مخلص الرحمٰن شاہ جہانگیر اول اسلام آبادی قدس سرہما کے سجادۂ فیض المعارف پر مرجع انام ولی کامل اور عارف باللہ ہیں۔

حضور شیخ العارفین و حضور فخر العارفین قدس سرہما عالم متبحر شریعت کے معاملے میں برہانِ قاطع، اور قلوب انسانی کی تربیت و تزکیہ میں اصول شریعت کے عظیم نگراں ہیں۔

چنانچہ ہندوستان اور بیرونِ ممالک میں دربارِ جہانگیری کے فیض سے مستفیض ہونے والی، علمی سرپرستی، جہانگیری نورانیت، اصولِ دین کی محافظت کی جامعیت کی حامل کامل ترین پُر انوار شخصیات میں یوں تو اور بھی حضرات ہیں لیکن شہنشاہِ اودھ اسدِ جہانگیری افضل المجاہدین، محبوبِ فخر العارفین قطب عالم حضرت سیدنا خواجہ محمد نبی رضا شاہ صاحب قبلہ بھینسوڑوی لکھنوی۔ و خلیفۃ الاعظمِ فخرِ العارفین سید الکاملین قطب عالم حضرت سیدنا مولانا حکیم خواجہ سید محمد سکندر شاہ صاحب قبلہ جہانگیری کانپوری۔ اور قلبِ ہندوستان شہر دہلی میں قمر العارفین نجم الواصلین قطبِ عالم حضرت سیدنا مولانا خواجہ محمد عبد القدیر شاہ صاحب قبلہ جہانگیری اور مقبول بارگاہِ فخر العارفین خسروِ دربارِ جہانگیری حضرت سیدنا مولانا حافظ خواجہ محمد مقبول احمد شاہ صاحب بنارسی قدس اسرارہم کے اسمائے گرامی قلعۂ جہانگیری کی حفاظت کرنے والوں میں نمایاں طور پر جانے اور پہچانے جاتے ہیں۔

حقیقت یہ ہے کہ دربار شریف کے حضرات کو اگر سلسلۂ عالیہ کا گنج شکر کہا جائے تو یہ خطاب حقیقت سے قریب تر ہوگا۔ آج اس مرحلے پر سلسلۂ عالیہ

ابوالعلائیہ جہانگیریہ کے اسی مرکزِ ولایت پر حضور محبوبُ الاولیاء بچشمِ شوق، شرفِ سعادتِ حضوری سے نہال ہیں۔

حضور محبوبُ الاولیاء جو سلسلۂ حسنیہ جہانگیریہ ابوالعلائیہ میں مقام نظامت پر فائز، پورے برِصغیر ہند و پاک و دیگر ممالک کے امام الولایت و طریقت حضور سلطان الاولیاء حضرت سیدنا خواجہ صوفی محمد حسن شاہ جہانگیری بھینسوڑوی قدس سرہٗ کی مسندِ فیض بخشی کے جانشین شہیدِ ملت حضور عزیز الاولیاء سیدنا خواجہ صوفی عبدالعزیز شاہ حسنی جہانگیری بھینسوڑوی قدس سرہٗ کے جانشینِ حقیقی اور موجودہ **سجادہ نشین** اور مرجع خلائق ہیں۔ اس سفرنامے کا مسافر جو مرزاکھیل یعنی **دربار شریف** بطورِ طالبِ حقیقت قدمبوسِ جہانگیریت ہونے آیا ہے۔

جس کے اپنے بزرگوں کی وہ مسند جس پر آج وہ صاحبِ ولایت ہے وہ اصل چشمۂ فیض ہے کہ جس کی بدولت سلسلۂ عالیہ ابوالعلائیہ جہانگیریہ حسنیہ چہار وانگ عالم میں فیض رسانِ خلائق ہے۔ درگاہِ معلیٰ حسنی عزیزی مرشد نگر بھینسوڑی شریف ہی وہ **مرکز** ہے۔ اور حضور سلطان الاولیاء سیدنا خواجہ صوفی محمد حسن شاہ جہانگیری بھینسوڑوی قدس سرہٗ کی ہی روشن ضمیر، عارفانہ کرشمہ سازی ہے کہ جس کے طفیل سلسلے کے دوسرے اہم بزرگوں اور خواجگان کا تعارف ملک گیر سطح پر فیض بخشی کر رہا ہے۔

آیئے اب سفرنامہ منظر نواز و دلنشیں کریں۔ اور مومنانہ تڑپ ایمانی رشتوں کی تسخیری قوتوں اور سرچشمۂ فیض کی تصویر اپنی آنکھوں سے دیکھیں اور حضرت محبوبُ الاولیاء مدظلہُ العالی کے روحانی فیض سے غائبانہ بھی فیض حاصل کریں۔

منقبت

در شانِ حضورِ سلطان الاولیاء قدس سرہٗ

از: نتیجۂ فکر حضرت رازقی میاں محمد قاسم رضا شاہ رضا صاحب حسنی خاکی بھیلپوری

معدنِ خلق شیریں سخن باحیا شاہ خواجہ حسن زبدۃ الاصفیاء
منبعِ عشق اور فیضِ جود و سخا، شاہ خواجہ حسن زبدۃ الاصفیاء

اللہ اللہ بھینسوڑی مرشد نگر، کیوں نہ پُر نور ہو تیری ہر ہر ڈگر
تجھ میں موجود ہے عاشقِ مصطفےٰ، شاہ خواجہ حسن زبدۃ الاصفیا

درس انسانیت کا پڑھاتے رہے، گمرہوں کو راہِ حق دکھاتے رہے
نائبِ بوالعلاء و نبی رضا، شاہ خواجہ حسن زبدۃ الاصفیاء

آیتِ یَدُ اللہِ فَوْقَ اَیْدِیْھِمْ سا کر عمل ہے یہ فرمان اللہ کا
اس لئے میں نے پکڑا تمہیں باخدا، شاہ خواجہ حسن زبدۃ الاصفیا

شاہ محمد عنایت کے لختِ جگر، آپ حالاتِ خاکی سے ہیں باخبر
سوئے من از نگاہِ عنایت فزا، شاہ خواجہ حسن زبدۃ الاصفیاء

نوٹ: حضور سلطان الاولیاء سیدنا خواجہ صوفی محمد حسن شاہ صاحب قبلہ جہانگیری قدس سرہٗ کا سالانہ **عرس مبارک** تاریخ قمری ۳۰/ کے حساب سے ہر سال ۴/۵/۶/۷/ جمادی الاولیٰ کو بمقام مرشد نگر بھینسوڑی شریف میں ہوتا ہے۔

ھوالمرشد ۷۸۶ ۹

سفرنامہ دربار شریف کے احوال

اور

پُرکیف تفصیلات

بزبان

لائقِ صد افتخار سلسلہ خلیفہ محبوب الاولیاء
جناب صوفی ثروت علی شاہ لیاقتی عزیزی حسنی جہانگیری
(کان پوری) (جج صاحب حکومتِ ہند)

لرز رہی ہے زمیں لڑکھڑا رہے ہیں قدم
دیارِ عشق سے شاید گزر رہا ہوں میں

چشم دید واقعات

منم درماندہ و عاجز تو حالم خوب میدانی :: الٰہی خیر گردانی بحق شاہ جیلانی

پہلی حاضری

حضور محبوب الاولیاء سیدنا خواجہ صوفی لیاقت حسین شاہ صاحب قبلہ عرف منے میاں سرکار دامت برکاتہم القدسیہ سجادہ نشین درگاہ معلیٰ حسنی عزیزی مرشد نگر بھینسوڑی شریف ضلع رامپور۔ دربار شریف بمقام مرزا کھیل ضلع چاٹگام (بنگلہ دیش) کی حاضری کے لئے پہلی بار ۱۹۸۶ء میں خلیفہ سلطان الاولیاء جناب صوفی سعید احمد شاہ صاحب حسنی سہسوانی دہلوی کے ہمراہ تشریف لے گئے تھے۔ اس سفر مبارکہ کے احوال وکیفیات کی منظر کشی بھی چشم باطن کو آسودگی اور زندہ قلوب کو طمانیتِ کاملہ کرتی ہے۔

دوسرے سفر کا نظام اور اہتمام

لیکن اس بار کی حاضری کا عالم، پہلی بار کی حاضری سے کہیں زیادہ انفرادی کیفیات کا حامل ہے۔ یہ سفر مبارک بتاریخ ۶ نومبر ۱۹۹۶ء بروز بدھ کو مرشد نگر بھینسوڑی شریف ضلع رامپور (یوپی) درگاہ معلیٰ حسنی عزیزی، کی حاضری کے بعد دہلی ہوائی اڈے سے بذریعہ طیارہ کلکتہ۔ اور کلکتہ ہوائی اڈے سے چاٹگام ہوتے ہوئے دربار شریف کے لئے طے ہوا تھا۔

لیکن عین موقعہ پر ہوائی جہاز کسی وجہ سے مس ہوگیا تو ایسی صورت میں متذکرہ سفر بتاریخ ۱۲ر نومبر ۱۹۹۶ء کو اسطرح ہوا کہ صبح ۷ر بجے انڈین ایرلائنز سے کلکتہ صبح ۹ر بجے پہونچے۔

ساتھ میں حضور تاج العارفین مولانا سید نا خواجہ سید محمد عارف اللہ شاہ صاحب قبلہ عرف حضرت کمال میاں سرکار دامت برکاتہم القدسیہ سجادہ نشین دربار شریف کے لیے جوڑے، ہاتھ کی گھڑی، پاپوش، حقہ، حویلی شریف میں رہنے والوں کیلئے شاہین وغیرہ، دربار شریف کے خدام کے لئے بھی جوڑے وغیرہ، خصوصی طور پر دربار شریف میں پیش کرنے کے لئے قیمتی تار سے تیار شدہ تین غلاف شریف تھے۔

تحائف کے انتخاب میں دربار شریف کے مزاج کا احترام

مختلف اقسام کا کثیر مقدار میں عطر، چراغاں کے لئے خوبصورت قسم کی، اسپیشل موم بتیاں اور موم سے تیار شدہ چراغ، اوقات کی اعلانیہ ضرورت کے لئے بہت اعلیٰ قسم کا پیتل کا قیمتی گھنٹہ بھی تھا۔

رفقائے سفر میں خلیفہ سلطان الاولیا رجناب صوفی میاں جان شاہ صاحب حسنی فرید پوری۔ وجناب صوفی سید انصار حسین شاہ صاحب حسنی عرف بنے میاں فیروز آبادی۔ خلیفہ عزیز الاولیا رجناب صوفی حاجی محمد یونس شاہ صاحب عزیزی رامپوری۔ معہ راقم الحروف سمیت شامل تھے

ایئر پورٹ جب ہم لوگ مقررہ وقت پر ہوائی اڈہ دہلی شریف سے ایر لائنز کلکتہ مذکورہ تحائف (جن کا وزن تقریبا دو کوئنٹل تھا) سمیت پہونچ گئے تو معلوم ہوا کہ چاٹگام شریف جانے والا طیارہ شام ۵ بجکر ۱۰ منٹ پر اڑے گا، تو درمیانی عرصہ کے لئے۔

کلکتہ کے اہلِ تعلق کی محبتیں خاطر مدارات اور عملی تعاون

کلکتہ میں وابستگانِ سلسلہ میں سے صوفی

محمد رضا الحق صاحب عرف پچو میاں ہم لوگو کو اپنے گھر لے گئے جنھوں نے بڑے خلوص سے فاتحہ کا اہتمام کیا، ناشتہ اور طعام میں طرح طرح کے پرتکلف ماکولات و مشروبات پیش کیں۔ اس ضیافت سے فارغ ہو کر ۳ بجے شام کلکتہ ہوائی اڈے واپس پہونچے۔ اس موقع پر مذکورہ تحائف و دیگر سامان طیارہ میں پہونچانے میں خلیفۂ سلطان الاولیاء جناب صوفی محمد اظہار الحق شاہ حبیبی حسنی جہانگیری علیہ الرحمہ کے فرزند عزیز صوفی محمد مہتاب الحق لیاقتی کا تعاون بھی یاد رکھنے کے لائق ہے۔ مقررہ وقت پر بذریعۂ طیارہ افلاش بنگلہ دیش کی سیر کرتا ہوا ساڑھے چھ بجے بنگلہ وقت کے مطابق چاٹگام طیران گاہ پر اترا کسٹم سے فراغت کے بعد، امریکی ڈالروں کو بنگلہ کرنسی میں تبدیل کرایا۔

چاٹگام شریف سے مرزا کھیل کیلئے سفر

اس کیلئے فوری دو مائیکرو و بس (ٹیکسیوں) کا بندوبست کر کے شہر چاٹگام روانہ ہوئے، جہاں پہونچنے میں تقریباً دو گھنٹے صرف ہوئے۔ شہر میں ضروری خریداری میں مزید ایک گھنٹہ صرف ہوا۔ اس کے بعد مرزا کھیل دربار شریف کی طرف روانگی ہوئی راستہ میں ایک ٹیکسی خراب ہو گئی جس کا سارا سامان دوسری ٹیکسی میں منتقل کرنا پڑا، اس طرح رات کو معلومات کرتے ہوئے تقریباً ۱۲½ بجے دربار شریف پہونچنے کی سعادت حاصل ہوئی۔ رات کو پورے مرزا کھیل شریف میں رات کا سناٹا حسین و لطف بخش تھا۔ جس میں دربار شریف کے گنبد اور میناروں کی روشنی اپنی پُر نور جھلملاہٹ سے اس لطف کو دوبالا کر رہی تھی۔

دربار شریف کی برکتیں

جب دربار شریف ہماری ٹیکسی پہونچی تو وہاں کے خدام نے ہم کو ہمارے سامان سمیت خانۂ ہنر (قیام گاہ) پہونچا دیا۔ جہاں بھاگلپور شریف کی درگاہِ امدادیہ

کے مخدوم زادے بھی قیام پذیر تھے۔ قریب ایک بجے تک ہم لوگ چائے
وناشتے سے فارغ ہوئے۔ اس کے بعد کھانا پیش کیا گیا جس میں حضور شمس
العارفین مولانا سیدنا خواجہ سید محمد مخصوص الرحمن شاہ جہانگیر ثالث عرف حضرت
طہٰ میاں سرکار قدس سرہٗ کے عرس مبارک کے لنگر شریف کا طعام بھی تبرکاً
سے شامل تھا، بہرحال اس کام سے فارغ ہوتے ہوتے رات کے تقریباً دو
بج چکے تھے۔

انتظار اور حدِ ادب

دربار شریف کے خدام سے معلوم ہوا کہ حضور
تاج العارفین سیدنا مولانا خواجہ سید محمد
عارف الحیٰ شاہ جہانگیر رابع عرف حضرت کمال میاں سرکار دامت برکاتہم القدسیہ
سجادہ نشین دربار شریف کی طبیعت علیل ہے اور وہ آرام فرما رہے ہیں تو اس
پر حضور محبوب الاولیاء قبلہ نے فرمایا کہ اس وقت انھیں ہماری آمد کی اطلاع نہ
دی جائے۔ اور انہیں آرام کرنے دیا جائے۔ اس کے بعد ہم لوگ خانۂ ہند
میں آرام کرنے لگے۔ دربار شریف کے اصول کے مطابق صبح صادق کے وقت
سب کو جگایا گیا۔ چنانچہ ہم لوگ بھی ضروریات سے فارغ ہو کر باوضو نماز
فجر ادا کرنے کے لئے حاضر ہو گئے۔ نمازِ فجر باجماعت ادا کی گئی۔ پھر ہم کو میاں
حضور قبلہ نے تحائف اور گھنٹے کو سنوارنے کی تیاری کا حکم دیا جس پر فوراً تعمیل
حکم کیا گیا۔ اس کے بعد حضور تاج العارفین قبلہ کو اطلاع بھجوائی گئی، ساتھ ہی ساتھ
خادمانِ دربار شریف تیار شدہ گھنٹے کو ہمارے آگے آگے لیکر حویلی شریف پہونچے۔

مرشد نگر بھینسوڑی شریف کا گھنٹہ جہانگیریت کے مرکز میں

کہ جہاں سجادہ نشین عالم پناہ حضور تاج العارفین قبلہ کے علاوہ موجود

سبھی لوگوں نے دیکھتے ہی بے انتہا مسرت کا اظہار فرمایا حضور تاج العارفین قبلہ کی والدہ ماجدہ نے اپنے مبارک ہاتھ سے گھنٹہ بجایا حتیٰ کہ یہ گھنٹہ مزا کھیل شریف میں ایک عجوبے کی شکل اختیار کر رہا تھا۔ جسے دیکھنے کے لئے تھوڑی ہی دیر میں ایک کثیر مجمع اکٹھا ہوگیا تھا۔

حضورتاجُ العارفین قبلہ کی زیارت کا اثر انگیز منظر

بعدہٗ حضور محبوبُ الاولیا قبلہ اور ہم سبھی لوگ تمام تحائف سمیت حویلی شریف کے باہر والے برآمدے میں پہونچے۔ تو ہمارے میاں حضور کو دیکھتے ہی بنگالی حضرات نے ایک عجیب و غریب ترانہ پڑھنا شروع کیا۔ جس کے بنگلہ الفاظ تو ہم نہ سمجھ سکے مگر ترانے میں سلسلہ جہانگیریہ کی شان اور وقار کا وہ بہترین انداز محسوس ہوا کہ جس کا تاثر سبھی حضرات پر مع ہمارے میاں حضور کے زبردست رقت میں تبدیل ہوگیا تھا۔

اس ماحول کو بیان کرنے کیلئے اس وقت زبان اور الفاظ کی بیحد کمی محسوس ہو رہی ہے، مگر اتنا یاد ہے کہ سبھی لوگ رقت کے سمندر میں غرقِ آب ہو گئے تھے۔ یہ سلسلہ تقریباً نصف گھنٹہ جاری رہا۔ اس کے بعد جیسے ہی حضور تاج العارفین قبلہ تشریف لاکر مسند نشین ہوئے تو ایسا لگا کہ رقت کے سمندر کا باندھ ٹوٹ گیا ہو اس وقت بھی لوگ زمیں بوس ہو گئے اور ہمارے میاں حضور قبلہ حضرت تاج العارفین قبلہ کے قدموں میں تھے۔ اور رقت کا سیلاب رکتا نہ تھا۔

پورا ہندوستان آغوشِ محبوبُ الاولیا میں

کہ پاک فضاؤں میں حضور تاج العارفین، قبلہ کی آواز سکوت توڑتی ہوئی گونج اٹھی کہ بیٹا منا؟ تمہیں کس بات کی فکر ہے

"ہم نے تو پہلے ہی پورا ہندوستان تمہارے حوالے کر دیا ہے" الغرض ایسا
لگ رہا تھا کہ جیسے عالمِ غیب سے یہ اشارے ہو رہے ہیں اور حکم ہو رہا ہے
کہ ان پردوں کو بھی اٹھا دیا جائے کہ جواب تک پڑے رہے۔
اس کے بعد ہمارے میاں حضور قبلہ نے تحائف پیش کرنا شروع کر دیئے
سب سے پہلے غلاف شریف پیش کئے۔ جس کو حضور تاج العارفین قبلہ نے بہت
پسند کیا۔ ان کو پھیلا یا گیا اور لوگوں کو بتایا گیا کہ یہ غلاف شریف درگاہِ معلّٰی حسنی عزیزی
مرشد نگر بھینسوڑی شریف سے آئے ہیں۔ اس کے بعد عطر، جوڑوں، شالوں
گھڑی پاپوش، حقّہ وغیرہ کو پیش کیا گیا۔ تو حضور تاج العارفین قبلہ نے ارشاد
فرمایا کہ بیٹا منا ؟ کیا پورا ہندوستان اٹھا کر لے آئے ہو وہاں بھی کچھ چھوڑ آئے
ہو کہ نہیں۔؟

حضور تاج العارفین قبلہ کی دریا دلی میں نبوی جود وسخا کا نمونہ

بہر حال تحائف پیش کرنے کی دیر بھی نہ تھی کہ اسی وقت انکی تقسیم بھی شروع
ہو گئی موجودہ خدام میں سے ایک ایک کو بلایا جانے لگا اور اپنی پسند کے
مطابق خود جوڑا اٹھانے کا حکم بھی دیدیا۔ نتیجہ یہ ہوا کہ حضور تاج العارفین قبلہ
کے لئے جو جوڑے پیش کئے گئے تھے وہ بھی خدامِ دربار کی نذر ہونے لگے۔
یہ دیکھ کر ہمارے میاں حضور نے اس طرف بہت ادب سے اشارۃً
توجہ دلائی تو ارشادِ پاک ہوا اے بھائی اس سے کیا فرق پڑتا ہے۔ جس کی
جو پسند ہے اسکو وہ ملنا چاہیئے۔

محبت وعنایات اہلِ تعلق کیلئے قلب میں وسعت

اسی دوران حضور
تاج العارفین قبلہ

نے ہمارے میاں حضور قبلہ کے رات والے وارداتِ قلبیہ کا انکشاف فرماتے ہوئے دریافت فرمایا کہ ہمیں رات کو کیوں نہیں جگایا گیا، اس پر ہمارے میاں قبلہ نے مؤدبانہ عرض کیا کہ چونکہ حضور کی طبیعت ناساز تھی اس لئے آرام میں خلل ڈالنا مناسب نہیں سمجھا گیا، اس پر حضور تاج العارفین قبلہ دامت برکاتہم القدسیہ نے فرمایا۔ ارے بیٹا! تم نے تو ہمیں مصیبت میں ڈال دیا کہ ہندوستان سے ہمارے بزرگوں کے چاہنے والے آئے اور ہم پڑے سوتے رہے یہ تم نے اچھا نہیں کیا۔ ہمیں جگانا چاہیے تھا۔ ارے ہم اپنے بزرگوں کو کیا جواب دیں گے۔

حضور کا درِ سلسلہ جہانگیریہ کی عنایات

اسی طرح دوران گفتگو پتہ چلا کہ حویلی شریف میں حضور تاج العارفین قبلہ کی والدہ ماجدہ دامت ظلہا الاقدس نے بھی کافی ناراضگی کا اظہار کیا ہے۔ کہ ہمیں رات مہمانوں کی آمد پر جگایا کیوں نہیں گیا بہرحال باتوں کے سلسلے میں ناشتے کا کثیر سامان آگیا اور حضور تاج العارفین قبلہ نے ہمارے ساتھ ناشتہ تناول فرمایا۔

دسترخوان پر ناز برداری اور اہتمام

دربار شریف مرزا کھیل میں ہم لوگوں کے قیام کے دوران کوئی ایسا وقت نہ گزرا ہوگا کہ حضور تاج العارفین قبلہ نے ہمارے ساتھ ناشتے و کھانے میں شرکت نہ کی ہو۔ ہر ناشتے پر اس بات کا گمان ہوتا تھا کہ وہ کھانا ہے۔ اور کھانے کے لئے بھی دوبارہ حکم ہوتا تھا۔ بار بار حضرت قبلہ ہی دریافت فرماتے تھے کہ کون سا گوشت کھائیے گا۔ ہرن کا گوشت کھائیے گا، دنبے کا گوشت کھائیے گا۔ وغیرہ وغیرہ۔

جب حضور تاج العارفین قبلہ ہمارے جوابات سے مطمئن نہ ہو پاتے تو
آپ ڈھاکہ اطلاع بھیجتے اور وہاں سے بذریعہ ہوائی جہاز عمدہ اور نفیس کھانے
لے کر جناب طارق الانور صاحب دربار شریف تشریف لاتے۔ اس کے علاوہ
آپ کی شریک حیات نے بھی اپنے ہاتھوں سے ہندوستانی مہمانوں کے
لئے نفیس کھانے تیار کر کے حضرت قبلہ کے سامنے پیش کئے

لقب جہانگیریت کا رمز اور نظر التفات

زیادہ تر نشست و برخواست حضور تاج العارفین قبلہ
کے ساتھ حویلی شریف سے متصل خانقاہ کے برآمدے میں رہی۔ ایک مرتبہ
آپ نے فرمایا کہ حضور خواجہ غریب نواز قدس سرہٗ کا لقب کیا ہے۔ اس پر قبلہ
بنے بھائی نے عرض کیا "سلطان الہند" تو فرمایا ہاں۔ یعنی ہند کے سلطان
اس کے بعد ارشاد فرمایا اور جس جگہ آپ حضرات تشریف لائے ہیں۔ اس کے
بارے میں بھی آپ کو معلوم ہے؟ اس پر خاکسار راقم الحروف سے استفسار کیا کہ
ورلڈ (World) کو اردو میں کیا کہتے ہیں۔ غلام نے عرض کیا کہ "جہاں" ارشاد
ہوا کہ یہ وہ جگہ ہے کہ جہاں سے تمام جہان پر روحانی حکومت ہوتی ہے۔
فرمانے لگے کہ جب تک یہاں کے بزرگوں کی اجازت نہیں ہوتی ہے تب
تک یہاں کوئی نہیں آسکتا۔ ہمارے میاں حضور قبلہ کی طرف محبت اور
شفقت سے دیکھتے ہوئے بہت پیار سے بولے کہ۔

بطور اشارہ عرس شریف میں حاضری کا حکم

میں تو چاہتا تھا کہ تم جم غفیر کے
ساتھ یہاں مع قوالوں کے حاضر ہوتے اور شمس العارفین قدس سرہٗ کے عرس
شریف میں ۴ نومبر سے شرکت کرتے۔ جب ہمارے میاں حضور قبلہ نے

عذر ظاہر کیا کہ غلاف شریف تیار نہیں ہو پائے تھے تو ارشاد فرمایا کہ ہمیں غلافوں کی ضرورت نہیں تھی۔ تمہاری ضرورت تھی۔ سبحان اللہ العظیم
اسی طرح ظہر کا وقت ہوتا دن کا کھانا کھایا جاتا، عصر کی نماز پڑھی جاتی۔ اور ناشتے کا اہتمام کیا جاتا۔ ساتھ ہی ساتھ گفتگو کا سلسلہ بھی چلتا رہتا۔ اور محسوس ہی نہ ہوتا کہ دن کہاں چلا گیا۔ حضرت قبلہ نے ٹیلیفون کے ذریعہ تمام جگہوں پر اپنے چاہنے والوں کو اطلاع کر دی کہ ہندوستان سے ہمارے خصوصی مہمان آئے ہیں تم ان کے استقبال کو آؤ اور ان سے ملاقات کرو۔

دربار شریف کے افلاک میں لیاقتی عزیزی حسنی جرس کی سربلندی

مغرب کی نماز کے بعد جب ہم خانۂ ہند میں بیٹھے ہوئے تھے تو دیکھا کہ دربار شریف کے مقابل مرشد نگر بھینسوڑی شریف سے ہمارے میاں حضور کا لایا ہوا گھنٹہ نصب کر دیا گیا ہے۔ اور اس پر روشنی کے لئے ایک خصوصی لائٹ لگا دی گئی ہے جس کا اثر یہ ہوا کہ گھنٹے پر بنا چاند اور تارہ جگمگا اٹھا۔ اتفاق سے بجلی چلی گئی تو لائٹ کی جگہ گیس کی لالٹین رکھ دی گئی جس سے چاند اور تارے کی چمک دمک اور آب و تاب باقی رہی۔ بعد نماز عشا طعام ہماری تکان کا خیال کرتے ہوئے آرام کرنے کا حکم دیا گیا۔

تیسرا دن اور ایک ایک بات کا خیال

جمعرات کا دن فجر نماز سے شروع ہوا حسب دستور ناشتے کے لئے برآمدے میں پہونچے۔ مگر اس سے پہلے ہمارے میاں حضور کے لئے علی الصبح چائے بھجوا دی۔ چونکہ ہمارے میاں حضور کی صبح چائے نوش فرمانے کی عادت ہے۔ ہم لوگوں نے ٹیکسی والوں سے کہدیا تھا

کر رہیں جمعہ کے دن واپس ہونا ہے۔ اس لئے ۱۰ بجے وہ دربار شریف آجائیں۔ جب دورانِ گفتگو حضرتِ تاج العارفین قبلہ کو پتہ چلا تو فوراً انہوں نے اس پروگرام کو رد فرمادیا اور فرمایا کہ آپ کو واپس پہونچانے کی ذمہ داری ہماری ہے۔

واپسی کیلئے حضرت کی طرف سے اہتمام

اور فوراً لوگوں کو چاٹگام شریف حکم دے کر ان ٹیکسی والوں کو تلاش کراکر ہدایت فرمائی کہ ۱۰ بجے وہ نہ آئیں۔ ساتھ ہی ساتھ طارق انور صاحب کو ہدایت کی گئی کہ وہ اپنی دو ٹیوٹا (ایر کنڈیشن) گاڑیاں لے کر حاضر رہیں۔ ناشتے کے بعد جب ہم لوگ برآمدے میں آکر بیٹھے تو ہمارے میاں حضور قبلہ نے دربار شریف میں چراغاں کرنے کی اجازت مانگی تو اس پر حضرت قبلہ نے مسکراتے ہوئے ارشاد فرمایا، "کہ تمہارا گھر ہے جو چاہو کرو ہمیں بے انتہا خوشی ہوگی۔"

لیاقتی عزیزی حسنی مومی شمعوں کا چراغاں دربار شریف میں

ہمارے میاں پہلے ہی سے روشنی کے لیے خوبصورت موم بتیاں اور موم سے بھرے چراغ لے کر دربار شریف گئے تھے۔ اس کے باوجود مرزکھیل شریف سے کثیر تعداد میں موم بتیاں منگوائیں اور بڑی دھوم سے جمعرات کے روز بوقتِ مغرب دربار شریف کو حسنی عزیزی فدویت کے نور نے جہانگیری آستانوں کو بقعۂ نور بنادیا۔

چراغاں کا منظر اور مخدومین میں مسرت و انبساط کی لہر

دربار شریف میں چاروں طرف موم بتیوں کی

روشنی کا عکس تالاب میں دیکھنے پر ایک حسین وجمیل منظر پیدا کر رہا تھا جیسے
دربار شریف کے ہر فرد بشمول حضور تاج العارفین قبلہ و ان کے صاحبزادے
ممتاز المحدثین حضرت مولانا سیّد مقصود الرحمٰن شاہ عرف سجاد میاں قبلہ نے بے
حد سراہا۔ سبھی چہروں سے خوشیوں اور مسرّت کی کرنیں پھوٹ رہی تھیں۔ کچھ موم
بتیاں (دربار شریف میں روشن ہو جانے کے بعد) ہمارے میاں حضور قبلہ نے
حویلی شریف میں بھی چراغاں کرنے کا ارادہ ظاہر کیا تو اس پر حکم ہوا کہ پہلے دربار
شریف میں چراغاں کیا جائے۔ پھر حویلی شریف میں کرنا۔ جہاں تک تبرکات
کا تعلق رہا۔ ہم لوگوں کی جانب سے بے انتہا اسرار پر بھی حضور تاج العارفین
قبلہ نے اس وجہ سے غلاف شریف وغیرہ دینے سے ممانعت فرمائی کہ ہم اپنے
بزرگوں سے بہت ڈرتے ہیں۔ جب اختیار ہی نہیں ہے تو ہم کسی کو کچھ دے
نہیں سکتے تم خود جتنا چاہو لو تو۔ اس پر ہمارے میاں قبلہ نے فرمایا کہ اس خزانے
کی کنجی تو آپ لئے بیٹھے ہیں۔ ہمیں تو آپ چاہیے؟ ہمیں اور کسی چیز کی ضرورت نہیں۔

حضور تاج العارفین کا تصرفِ روحانی

اسی اثنا میں ہمارے میاں
حضور قبلہ کی صحت کے بارے
میں گفتگو شروع ہو گئی (اس متعلق ہمارے میاں قبلہ کو ایک طویل علالت کا
سامنا کرنا پڑا تھا جس کی کمزوری بوقتِ حاضریِ دربار شریف مرزا کھیل میں بھی باقی تھی
چنانچہ اس بیماری کے پیشِ نظر حضور پیرانی صاحبہ نے ایک بیگ میں ناشتے
کا سامان جس میں بسکٹ و مکھن اور خشک دودھ شامل تھا۔ سفر کے لحاظ سے
ساتھ کر دیا تھا تاکہ صبح کے وقت دوا کھانے سے قبل ہلکا سا ناشتہ کرایا جا سکے
ہوا یہ کہ یہ بیگ جنابُ حاجی صوفی محمد یونس شاہ صاحبُ عزیزی رامپوری کے
حوالے تھا۔ مگر شاید پیرانِ عظام دربار شریف کو یہ بات گوارہ نہ تھی کہ یہ بیگ

ہمارے میاں حضور قبلہ کے ساتھ جائے۔ نتیجتہً قبلہ حاجی صوفی محمد یونس شاہ صاحب عزیزی رامپوری یہ بیگ کلکتہ ایرپورٹ کے کسٹم پر بھول گئے جب ہم لوگ چاٹگام شریف طیران گاہ پر پہونچے اور بیگ کے متعلق محترم حاجی صوفی محمد یونس شاہ صاحب عزیزی سے استفسار کیا تو وہ لاجواب ہو گئے جس پر ہمارے میاں حضور قبلہ نے بھی افسوس کا اظہار کیا۔ جو بلاشبہ خاکسار راقم الحروف کے لئے بھی روحانی قلق کا سبب بنا۔ جب یہ واقعہ حضور تاج العارفین قبلہ کو بتایا گیا تو انہوں نے فرمایا فکر کی کوئی بات نہیں ہے۔ واپسی پر وہ بیگ کلکتہ میں مل جائیگا۔ اور جیسا انھوں نے فرمایا تھا واپسی پر وہی ہوا۔ وبکرم پیران عظام

مخدوم گرامی کی مادر مشفقہ کی خصوصی عنایات و عطا

دربار شریف مرزا کھیل میں جن چیزوں کے انتظام کے لیے حضور پیرانی صاحبہ نے وہ بیگ ساتھ کیا تھا۔ ان چیزوں کا انتظام پہلے ہی سے مرزا کھیل شریف میں تھا۔

دربار شریف کے آداب اور روایات

بیماری کے متعلق حضرت قبلہ نے فرمایا کہ یہ لوگوں کے حسد کی بری توجہ کا اثر ہے جو وقتی ہے۔ لہٰذا اس کی نجات کے لئے اس سرکاری تالاب میں نہانے کی ہدایت فرمائی کہ جس میں سلسلۂ عالیہ جہانگیریہ کے پیران عظام ہمیشہ سے نہاتے چلے آئے ہیں۔ ساتھ ہی ساتھ ہم لوگوں کو بھی تاکید فرمائی کہ آپ لوگ بھی اس تالاب میں نہائیں۔

ہمارے سلسلے کا ہر خلیفہ ولیؒ ہے

ادب کے متعلق فرمانے لگے کہ ہمارے سلسلے کا ہر خلیفہ ولی ہے۔ لہٰذا ہم نے اپنی اولاد کو تاکید کر دی ہے کہ اس سلسلے کے ہر خلیفہ کا احترام اسی طرح کریں کہ جس طرح پیران عظام کا احترام کیا جاتا ہے۔ ارشاد فرمایا کہ ہم جب بھی حضرت شاہ ڈپٹی مستفیض الرحمٰن صاحب قبلہ کے آستانے سے گزرتے ہیں تو ہمیشہ کہتے ہیں "اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ یَا وَلِیَّ اللہ" ہم نے یہی ہدایت اپنی اولاد، گھر والوں اور محبت والوں کو بھی کر رکھی ہے۔

سجادہ نشین کا منصب

خاکسار راقم الحروف نے عرض کیا کہ سرکار کبھی بھینسوڑی شریف میں بھی قدم رنجائی فرما کر سلسلہ عالیہ جہانگیریہ کا پھولتا پھلتا شاداب چمن ملاحظہ فرمائیں تو ارشاد فرمایا کہ ہمیں مرزا کھیل شریف سے باہر جانے کا حکم ہی نہیں ہے۔ ہم کو تو چاٹگام شریف بھی گئے ہوئے ۱۵ رسال ہو گئے جو کہ مرزا کھیل شریف سے صرف ۳۵ رکلو میٹر ہے ہم اس سلسلے میں مجبور ہیں۔ ہماری یہی خواہش ہے کہ سلسلے کے لوگ پھلتے پھولتے رہیں ترقی و عروج حاصل کریں۔ اور تمام دنیا میں سلسلۂ عالیہ جہانگیریہ کا پرچم بلند رہے ہمیں اس سے بیحد خوشی ہوتی ہے۔ ہم خود کچھ نہیں ؛ یہ ہمارے بزرگوں کی جوتیوں کا طفیل ہے۔

استغناء

ہم تو یہی دعا کرتے رہتے ہیں کہ اے اللہ ہمیں اتنا نہ دے کہ تیری یاد سے غافل ہو جائیں اور ایسا بھی نہ ہو کہ ہمیں اپنوں کے علاوہ کسی اور کے آگے ہاتھ پھیلانا پڑے۔ حضرت قبلہ جہاں بر آمدے میں بیٹھے ہوئے تھے وہیں پر سلسلۂ عالیہ جہانگیریہ کی بڑی شیلڈ (Shild) رکھی ہوئی تھی۔ خاکسار نے گزارش کی کہ حضرت اس شیلڈ (Shild)

کے چھوٹے ایلبم بنوائے جائیں تو کیسا رہے گا۔ بس اتنا کہنا تھا کہ چھوٹے ایلبم (E.H.B) آگئے۔

پرچم نوازی

خاکسار راقم الحروف نے پھر گذارش کی کہ ایک پرچم شریف بھی ہو تو کیسا رہے گا، اتنا کہنا تھا کہ حضرت قبلہ نے کرکے اور پرچم بھی منگالیا۔ جس کا نمونہ سادے کاغذ پر بنواکر اس کی فوٹو کاپیاں عطا کی گئیں۔ اسی طرح غلاف شریف کس انداز کا ہونا چاہیے۔ اس کا بھی نمونہ کاغذ پر بنواکر عطا کیا گیا۔ ہدایت فرمائی کہ آئندہ غلاف شریف اسی نوعیت کے تیار ہونا چاہیے۔ ان سب باتوں نے خاکسار راقم الحروف کے دل میں یہ خوف پیدا کردیا کہ پتہ نہیں کہ ہم لوگوں کے لائے ہوئے غلاف قبول فرمائے جائیں گے کہ نہیں۔

بہر حال اسی شش و پنج میں مغرب کا وقت آگیا۔ نماز کے بعد ہمارے میاں حضور قبلہ نے دربار شریف میں حاضری دی اور واپس خانۂ ہند تشریف لے گئے۔ خاکسار راقم الحروف کو قدم بوسی کے لئے کچھ دیر ہوگئی تھی۔ تو کیا دیکھتا ہے کہ ہمارے میاں حضور قبلہ کے لائے ہوئے تینوں غلاف دربار شریف میں پیش کردیئے گئے ہیں۔ خاکسار راقم الحروف کو یہ احساس ہوا کہ شاید یہ بات ہمارے میاں حضور قبلہ کے علم میں آچکی ہے۔ چنانچہ اس کی تصدیق کے لئے خانۂ ہند دوڑا دوڑا پہونچا۔ اور میاں حضور قبلہ کی خدمت میں قدم بوس ہوا۔ میاں حضور قبلہ کو جب غلافوں کے بارے میں بتایا تو فرمانے لگے کہ ہم لوگوں نے جب قدم بوسی کی تھی تو غلاف نہیں تھے۔ چنانچہ سبھی لوگوں نے دوبارہ جاکر قدم بوسی کی اور غلاف شریف دیکھ کر بے انتہا خوشی کا اظہار کیا۔

تحائف کی قبولیت اور دلبری خورد نوازی

حضرت تاج العارفین قبلہ نے ہمارے میاں حضور قبلہ کے لائے ہوئے تحائف کو کس طرح سراہا۔ اسکا اندازہ اس طرح لگایا جاسکتا ہے کہ گھڑی پہنکر دکھائی، پاپوش بھی قدم بوس پائے حضور تاج العارفین ہوئی۔ واسکٹ بھی حضور قبلہ کے صدرِ مبارک کی زینت بنی۔ اور پھر ہم سب کو بلاکر بیٹھایا گیا اور حقہ بھی پی کر دکھایا گیا اس وقت انداز گفتگو حضرت قبلہ کا ایسا تھا کہ شاید حضور فخر العارفین قبلہ خود تو نہیں بول رہے ہیں۔

تاج پوشی اور دستار بندی

جس شفقت اور محبت کا اظہار خلوص کی گہرائیوں سے ہمارے میاں حضور قبلہ کے حق میں ہورہا تھا۔ اس سے صاف ظاہر تھا کہ پدرانہ محبت جوش پر ہے۔ حضور تاج العارفین قبلہ نے ہمارے میاں حضور کے لئے خاطر و مدارات اور پر تکلف عنایتوں میں کسی قسم کی کمی کی کوئی گنجائش نہ رہنے دینے کی قسم کھا رکھی تھی۔ یہاں تک کہ بنگلہ دیش میں چاول کا استعمال بہت ہوتا تھا سرکار تاج العارفین قبلہ نے چپاتیوں کا بھی اہتمام کرایا تھا جو انکی والدہ ماجدہ ازراہ شفقت مادری خود اپنے مبارک ہاتھوں سے تیار کرتی تھیں۔

کھانے اور ناشتے کے وقت ہر چیز پیش کرنے کا کام حضرت تاج العارفین قبلہ کی ہدایت پر ممتاز المحدثین حضرت مولانا سید مقصود الرحمٰن شاہ صاحب قبلہ عرف سجاد میاں اپنے ہاتھ سے انجام دیتے تھے۔

جبہ شریف کی نوازش

جمعرات کو ہی عصر اور مغرب کے درمیان حضرت تاج العارفین قبلہ نے ہمارے میاں حضور قبلہ کو خصوصی طور پر بہ ہدایت خاکسار راقم الحروف کے لئے جبہ شریف عطا کیا اور فرمائی کہ بھینسوڑی شریف کی خاص تقریبات میں اس جبہ شریف کو زیب تن کرانا تمہاری ذمہ داری ہے۔ اس کے علاوہ جناب صوفی سید انصار حسین شاہ صاحب حسنی عرف بنے میاں فیروز آبادی۔ وجناب صوفی میانجان شاہ صاحب حسنی فریدپوری۔ اور صوفی حاجی محمد یونس شاہ صاحب عزیزی رامپوری کو اک اک رومال عطا کیا گیا۔

خاکسار راقم الحروف اس موقعہ پر کچھ دیر سے پہونچا تھا کہ حضور تاج العارفین قبلہ نے اک قمیص اور ٹاٹی عطا فرمائی۔ جس کو سر پر رکھکر خاکسار قدمبوس ہوا۔ بعد نماز عشاء سبھی لوگوں کو آرام کرنے کی اجازت دے دی گئی، چونکہ دوسرے دن ہم لوگوں کو دربار شریف سے روانہ ہونا تھا اسلئے اپنا اپنا سامان ترتیب دینے کا سلسلہ شروع ہو گیا۔

حضور محبوب الاولیاء کی فیاضی رقت اور عطاء جہانگیری

ساتھ ہی ساتھ ہمارے میاں حضور قبلہ کی فیاضی نے اپنا رنگ دکھانا شروع کیا۔ وہیں پر حسب مراتب سبھی نذریں بخش کیں حتیٰ کہ اپنا کرتہ بھی عالی جاہ نامی شخص کو اتار کر پہنا دیا جو گرم کپڑے کا تھا۔ دربار شریف کے ہر فرد کو ہمارے میاں حضور قبلہ نے کچھ نہ کچھ عطا کیا۔ اور اس بات کا پورا خیال رکھا کہ کوئی بھی بنا کچھ دیئے رہ نہ جائے۔

چوتھا دن

شب گزرنے کے بعد جمعہ کی شروعات پھر نماز فجر سے ہوئی۔ اور اس مرتبہ ناشتے سے پہلے حضور تاج العارفین قبلہ اس جگہ

تشریف لائے کہ جس جگہ ہم ٹھہرے ہوئے تھے۔ ہم سبھی لوگ ان کی آمد پر قدم
بوس ہوگئے۔ حضرت قبلہ فرمانے لگے کہ آج میں یہاں یعنی خانۂ ہند ۱۵ سال کے
بعد آیا ہوں۔ ورنہ میرا اس طرف آنا ہی نہیں ہوتا۔ ہمارے میاں حضور قبلہ کی
طرف مخاطب ہو کر فرمایا تھا کہ تمہاری وجہ سے چلا آیا۔ اس موقعہ پر ایک مفلر سردی
کے پیشِ نظر ہمارے میاں حضور قبلہ کو حضور تاج العارفین قبلہ نے منگواکر اپنے
ہاتھوں سے گلے میں لپیٹ کر خصوصی طور پر عطا فرمایا۔ تھوڑی دیر میں حضرت
قبلہ حویلی شریف میں تشریف لے گئے۔

دربار شریف کے تالاب میں غسل

ہمارے میاں حضور قبلہ نے حسبِ ہدایتِ حضور
تاج العارفین قبلہ تالاب مذکور میں نہانے
کی خواہش ظاہر کی۔ تو پھر ہم سبھی لوگ حضرت شاہ ڈیٹی مستفیض الرحمٰن صاحب
قبلہ علیہ الرحمہ کے آستانے کے نزدیک پہونچے جہاں اس سے پہلے بھی میاں حضور
قبلہ کو تالاب میں نہانے کا شرف حاصل ہو چکا تھا۔ آج پھر ہم سب لوگوں نے
میاں حضور قبلہ کے ساتھ غسل کیا اور اس کے بعد ہم سب لوگ خانۂ ہند واپس
آگئے۔ اس وقت تک ڈھاکہ سے جناب طارق انور صاحب دو ایئرکنڈیشن ٹیوٹا
گاڑیاں لیکر حاضرِ دربار ہو چکے تھے۔ ہم الوداع کہنے کے لئے آہستہ آہستہ
حویلی شریف کی طرف بڑھے۔

واپسی کا رقت انگیز اور محجوبانہ منظر

دربار شریف کے سامنے حضرت
تاج العارفین قبلہ میدان کے بیچ
سے نکل کر حویلی شریف تشریف لے جا رہے تھے، کہ فوراً ہی سبھی لوگ قدمبوس
ہوگئے۔ اب حضرت تاج العارفین قبلہ برآمدے میں کھڑے تھے ساتھ ہی ان
کے صاحبزادگان موجود تھے، جن میں ممتاز المحدثین قبلہ پیش پیش تھے۔ اک

عجیب افسردگی کا عالم تھا۔ سب کے چہرے اُڑے ہوئے تھے۔ ہم لوگوں کے چاروں طرف سو ڈیڑھ سو آدمیوں کا ہجوم تھا۔ جن میں سبھی کی آنکھیں نم تھیں کچھ لوگ اپنے جذبات کو قابو میں رکھنے میں بے بسی محسوس کر رہے تھے کچھ دیر میں یہ دیکھنے میں آیا کہ جذبات کا باندھ ٹوٹ چکا ہے۔ تقریباً ہر آدمی کی آنکھوں سے آنسو رواں تھے۔ حضور تاج العارفین قبلہ مسلسل سکوت مسلّط تھا کہ وہ بھی اپنے آنسو روکنے میں کامیاب نہیں ہو پا رہے ہیں۔ ہم لوگوں کو جاتا ہوا دیکھ کر صرف خلاء میں اک عرصے تک دیکھتے رہے۔ چاروں طرف محبت کا سمندر اُبل رہا تھا۔ جس نے رقّت اور آنسوؤں کا روپ اختیار کر لیا تھا۔

ہمارا سامان گیٹ تک لے جانے میں خدام آپس میں ایک دوسرے سے سبقت لے جانے کی کوشش کر رہے تھے، چھینا جھپٹی کا وہ سماں قابلِ دید تھا۔ ہمارے ساتھ ہمارا سامان لئے خدام کا ہجوم پیچھے پیچھے چلا آ رہا تھا۔

الوداعی قدمبوسی

ہم لوگ حضور تاج العارفین قبلہ کی الوداعی قدمبوسی کے بعد جب تالاب کے کنارے اس جگہ پہونچے کہ جہاں سے دربار شریف کا نظارہ ختم ہوتا تھا۔ حضور تاج العارفین قبلہ تا حدِ نظر برآمدے میں کھڑے ہماری رخصتی کا منظر اک عجیب انداز سے دیکھتے تھے۔ تالاب کے کنارے کی پگڈنڈی مٹی اور کیچڑ سے بھری تھی۔

ارضِ جہانگیری کا احترام

یہی وہ جگہ تھی کہ جب حضور تاج العارفین قبلہ اور دربار شریف کا نظارہ ختم ہو رہا تھا ہمارے میاں حضور قبلہ نے تکلّف برطرف نزاکت بر فلک اُسی جگہ پر احتراماً قدمبوسی اور زمین بوسی فرمائی ایسے موقعہ پر بے ساختہ منہ سے نکلا

کہیں دشت وصحرا میں ہوگا بسیرا
سلام اے گلستاں کہ ہم جا رہے ہیں

دربار شریف کے آخری دروازے سے باہر نکل کر خاکسار راقم الحروف اور ہمارے میاں حضور قبلہ حسبِ ہدایت حضور تاج العارفین قبلہ ایک گاڑی میں بیٹھے اور باقی حضرات مع سامان دوسری گاڑی میں بیٹھے تھے۔ نمازِ جمعہ سے قبل جناب طارق انور صاحب اپنے فلیٹ لے گئے تھے۔ وہاں انھوں نے ہمارے واسطے پہلے ہی سے طعام کا بہترین انتظام کر رکھا تھا۔ آپ کا خلوص اور خاطر ومدارت حقیقت میں دربار شریف کی تربیت کا خصوصی اکرام کہلانے کے مترادف ہے۔ نمازِ جمعہ ہم لوگوں نے حسبِ ہدایت حضور تاج العارفین قبلہ شہر چاٹگام شریف مسجدِ قدم مبارک حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم میں ادا کی، جہاں حضور فخر العارفین قدس سرّہٗ العزیز نمازِ جمعہ ادا فرماتے تھے۔ اسی مسجد میں معلوم ہوا کہ حضور تاج العارفین قبلہ کے پسرِ خورد موجود ہیں تو ان سے بھی ملاقات کی۔ بعدہٗ ہم لوگ ہوائی اڈہ چاٹگام روانہ ہو گئے۔ دونوں گاڑیاں رن وے پر پہونچا دی گئیں۔ جیسا کہ ملک کے سربراہِ اعلیٰ اور ممتاز وی۔ آئی۔ پی روم میں بیٹھے۔ ہوائی جہاز کی آمد پر قریب سہ پہر چاٹگام شریف سے روانگی ہوئی۔ نصف گھنٹے کے بعد ہم کلکتہ پہونچ گئے تھے۔

کلکتہ میں حضور تاج العارفین قبلہ کی پیشگوئی کی تکمیل

کلکتہ ہوائی اڈے پر ہمارا وہ بیگ

جو صوفی حاجی محمد یونس شاہ صاحب عزیزی رامپوری بھول گئے تھے، اور جس کی

واپسی کی پیشگوئی حضور تاج العارفین قبلہ نے فرمائی تھی۔ بعینہٖ اسی طرح محفوظ طور
کلکتہ سے ہم لوگ قریب ½ ۷ بجے بذریعۂ طیارہ دہلی شریف کے لئے روانہ ہوئے
اور قریب ۱۰؍ بجے دہلی آگئے۔

دہلی واپسی اور دربار شریف کی یادیں

دہلی ہوائی اڈّے پر ہمارے میاں حضور قبلہ کے بڑے صاحبزادے
حضرت صوفی محمد جاوید حسن شاہ لیاقتی نائب سجادہ نشین درگاہِ معلّٰی حسنِ عزیزی
مرشد نگر بھینوڑی شریف بشمول صوفی سید محمد معین میاں کاظمی نوابی لیاقتی
کانپوری دہلوی و ڈاکٹر پال صاحب و دیگر اہلِ محبت استقبال کیلئے موجود تھے۔
یہاں سے حضور محبوب الاولیاء معہ رفقاء سفر اور محبّین کے لودھی کامپلیکس
فلیٹ ۲۲۹۵، لودھی روڈ تشریف لائے۔ خورد و نوش کا وہ عظیم ذخیرہ جو بطورِ
زادِ راہ حضرت تاج العارفین قبلہ نے ہمراہ کیا تھا۔ تناول کرنے کے لئے
جمیع حاضرین کو پیش کیا گیا۔ تو اس ماحول میں دربار شریف کی یاد آگئی۔ پھر کیا تھا
رات بھر اسی دیارِ مقدس کی باتیں ہوتی رہیں۔ ایک مدہوشی تھی۔
تاثرات کا خمار تھا ہر ایک کے دیدہ و دل میں دربار شریف کا نظارہ
تھا حضرت تاج العارفین قبلہ کی مجلسوں کی سرشاری تھی۔ دہلی میں بزرگانِ سلاسل
کے آستانوں کی حاضری کے بعد مرشد نگر بھینوڑی شریف تحصیل و ریلوے
اسٹیشن ضلع رامپور (یوپی) واپسی ہوئی ؎

کعبۃ العشاق باشد ایں مقام
ہر کہ ناقص آمد ایں جا شد تمام

حضور محبوب الاولیاء آج بھی دربار شریف کی کیفیات میں مستغرق
نظر آتے ہیں۔

ضروری اعلان والتماس

باجازت: حضور محبوب الاولیا، سند الاصفیا، شیخ المشائخ حضرت سیدنا محمد صوفی لیاقت حسین شاہ صاحب قبلہ عرف حضرتے میاں سرکار دامت برکاتہم القدسیہ سجادہ نشین درگاہ معلی حسن عزیزی مرشد نگر بھینوڑی شریف ریلوے اسٹیشن ملک ضلع رامپور (یوپی) الہند۔

تمام وابستگانِ سلسلۂ عالیہ جہانگیریہ حسنیہ عزیزیہ کو معلوم ہو کہ ہم جانشین حضور سلطان الاولیا، شہیدِ ملت سیدنا خواجہ صوفی **عبدالعزیز شاہ** حسنی جہانگیری قدس سرہ النورانی کی مکمل سوانح عمری شریف بنام **سیرتِ عزیز الاولیاء** ترتیب دیکر بہت جلد عوام و خواص کی بالخصوص وابستگانِ سلسلہ کی خدمت میں پیش کرنے کا بحکم حضور محبوب الاولیا، مدظلہ، مصمم ارادہ کر چکے ہیں۔

لہذا تمام خلفاء کرام، صوفیا، ذی احترام اور وابستگانِ سلسلہ کی جنکو حضور **عزیز الاولیاء** قدس سرہ کی حیاتِ مبارکہ کے حسین لمحات نصیب ہوئے تھے ان سے **التماس** ہے کہ وہ اپنے محرمِ اسرارِ عشق و محبت کے حالات، واقعات مشاہدات اور ان کے مقدس خوارق و عادات، ملفوظات، ارشادات، کرامات سے متعلق مضمون مندرجہ ذیل پتہ پر بھیجنے کی کوشش بلیغ کر کے اپنی محبت کا ثبوت پیش کریں۔

رِجَالٌ صَدَقُوْا مَا عَاهَدُوا اللّٰهَ عَلَيْهِ فَمِنْهُمْ مَنْ قَضٰى نَحْبَهٗ وَمِنْهُمْ مَنْ يَّنْتَظِرُ وَمَا بَدَّلُوْا تَبْدِيْلًا

خاکسار۔ محمد اسلم شاہ لکھنوی عفی عنہ الرزاق
(حسنی جہانگیری ابوالعلائی چشتی قادری)
۷۹۔ ڈی۔ ماسٹر کنہیالال روڈ۔ عیش باغ لکھنؤ

حسب الارشاد
صوفی جاوید حسن شاہ لیاقتی حسنی عزیزی،
نائب سجادہ نشین درگاہِ حسنی عزیزی مرشد نگر بھینسوڑی شریف ملک رامپور